بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر (۲۸)

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم شنبہ

نمبر ۲۱۳	۱۲ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء	۳۰ شعبان ۱۳۶۱ھ	۱۲ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش	جلد ۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج صبح سات بجے بذریعہ موٹر راجپورہ تشریف لے گئے۔ اور ۱۰ ½ بجے شب واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

مولوی ابو العطاء صاحب سری نگر سے واپس آگئے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کے لئے امتحان میں کامیاب ہونے کا سبق

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۴ ستمبر ۱۹۴۲ء

(مرتبہ: شیخ رحمت اللہ صاحب۔ شاکر۔)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میری

طبیعت چونکہ علیل ہے

کل صبح تو کمر درد میں افاقہ تھا۔ مگر کل ایک جنازہ کے ساتھ جانا پڑا۔ اس وجہ سے یا شائد کسی اور سبب سے آج صبح سے درد زیادہ ہے۔ اور میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے

خطبہ اختصار سے

بیان کروں گا:۔

میں نے بعض گزشتہ خطبات میں جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ یہ دن بہت نازک ہیں اور ایک ایسا سلسلہ

مصائب اور مشکلات

کا سامنے نظر آرہا ہے۔ کہ جو اپنی شکلیں بدلتا ہوا ایک لمبے عرصہ تک چلتا چلا جائے گا۔ جہاں تک تو جنگ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ ۴۴ء تک یا ہو سکتا ہے کہ ۴۵ء تک یا اس سے بھی پہلے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ تو ختم ہو جائے گی لیکن

موجودہ جنگ

ہی ایک ایسی چیز نہیں۔ جو اپنے ساتھ فتنے لائی ہے۔ بلکہ مختلف ممالک کے لئے جنگ کے بعد بھی

فتنوں کا سلسلہ

جاری رہنا مقدر معلوم ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے۔ کہ وہ دنیا میں خلا پیدا کرے سیاسی بھی اقتصادی بھی اور مذہبی بھی۔ اور موجودہ زمانہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اور حالات پر نظر ڈالتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ

سیاسی اور اقتصادی خلا

سے تو سر دست ہمارا چنداں واسطہ نہ ہوگا کیونکہ ہماری جماعت کی تعداد اور اس کی طاقت ابھی اس خلاء کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں۔ لیکن

مذہبی خلاء

صرف اور صرف ہماری جماعت ہی پورا کر سکتی ہے۔ مگر اس خلاء کا پورا کرنا صرف اس وجہ سے کہ یہ مذہبی ہے۔ اور ہم مذہبی جماعت ہیں پُر امن نہیں کہلا سکتا۔ دُنیا میں پُرامن سے پُرامن لوگوں کی بھی دوسرے مخالفت کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ سال تک مکہ میں بھلا کونسی تلوار چلائی تھی۔ مگر اس کے باوجود بھائی بھائی سے۔ خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے لڑے۔ دوست نے دوست کو، ماؤں نے بیٹوں کو۔ اور بیٹوں نے ماؤں کو جواب دے دیا۔ بھلا وہ کونسا سیاسی ظلم تھا۔ اور کونسا اقتصادی نقصان تھا۔ جو مسلمانوں سے مشرکوں کو پہونچ رہا تھا۔ مسلمانوں کا اس سے زیادہ کیا قصور تھا۔ کہ وہ اپنے گھروں میں

خدا تعالیٰ کا نام

لیتے تھے۔ اس کے سوا وہ نہ مکہ کی سیاست کو کوئی نقصان پہونچا رہے تھے۔ اور نہ اقتصادیات کو۔ اور نہ ہی وہ اہل مکہ کے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی روا رکھتے تھے اگر کوئی فرق تھا۔ تو صرف یہ کہ پہلے جو ظلم وہ کر لیا کرتے تھے۔ اب اسلام کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا تھا۔ اس کے سوا کوئی فرق نہ تھا۔ احادیث میں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق

آتا ہے۔ کہ آپ ایک دن خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ دشمنوں نے آکر حملہ کر دیا۔ بھلا ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کا نماز سے کیا نقصان ہوتا تھا۔ مسلمان اپنے خدا کو یاد کرتے تھے۔ اور دل میں کرتے تھے۔ چند کلمات آہستہ آہستہ ان کی زبان پر جاری ہوتے تھے۔ اور اس سے دوسروں کا کیا نقصان ہو سکتا تھا۔ مگر انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ حملہ کر دیا۔ آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر گلا گھونٹنا چاہا۔ اتنے میں کسی نے دوڑ کر حضرت ابوبکر رضؓ کو خبر دی۔ آپ آئے۔ اور جو فقرہ آپ نے اس وقت کہا۔ وہ اس وقت کی کیفیت کا پورا پورا آئینہ ہے۔ اور پوری طرح اسے آشکار کرتا ہے۔ انہوں نے ان کو ہٹاتے ہوئے کہا کہ تم کو اس آدمی سے کیا واسطہ جس کا جرم سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ

ایک خدا کا پرستار

ہے۔ اور اسی کی پرستش کرتا ہے یعنے وہ نہ تمہاری سیاست میں تمہارا مقابلہ کرتا ہے۔ نہ اقتصادی نظام میں کوئی دخل دیتا ہے۔ اور نہ تمہاری پنچایتوں میں بولتا ہے۔ اور نہ تمہاری پارٹی بازیوں میں حصہ لیتا ہے۔ اس کا جرم سوائے اس کے کیا ہے۔ کہ وہ ایک

خدا کی عبادت

کرتا ہے۔ اور ایک ایسا کام کرتا ہے جس کے کرنے میں انسان اپنے

قریب ترین تعلق دار

کی مداخلت سے بھی آزاد ہوتا ہے۔ باپ بیٹے کی عبادت میں دخل نہیں دے سکتا اور بیٹا باپ کی عبادت میں دخل نہیں دے سکتا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک میں درس قرآن مجید

نظارت تعلیم و تربیت ہر سال رمضان المبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا انتظام کرتی ہے۔ جس کے اختتام پر آخری سورتوں کا درس دینے کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ دعا فرمایا کرتے ہیں۔ اس سال بھی درس کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ پہلے حصہ کا درس مولوی ابو العطاء صاحب دوسرے حصہ کا مولوی ظہور حسین صاحب اور تیسرے حصہ کا جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی دیں گے۔ اس سال چونکہ رمضان کے ایک حصہ میں بیرونی درسگاہوں میں تعطیلات ہوں گی۔ اس لئے بیرونی احباب بھی مستفیض ہو سکتے ہیں۔ درس مسجد اقصےٰ میں تین بجے بعد دوپہر شروع ہو کر ساڑھے پانچ بجے ختم ہو جایا کرے گا۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

وہ کونسا ایسا کام کرتا ہے جس کا تمہارے ساتھ واسطہ ہے۔ مگر باوجود اس کے مسلمانوں کی مخالفت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ مائیں اپنے اکلوتے بیٹوں کو جدا کر دیتی تھیں

ایک صحابی کا واقعہ

ہے کہ ان کی عمر ۱۸-۲۰ سال کی تھی کہ وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ مگر جب ماں باپ کو علم ہوا کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ تو ان کے ساتھ چھوت چھات شروع کر دی۔ اور ان کے برتن الگ کر کے کہہ دیا۔ کہ تم ان میں کھایا پیا کرو۔ اور پھر اتنی سختی شروع کر دی۔ کہ ان سے کہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس نہ جایا کرو۔ اور آخر کچھ عرصہ تک یہ سختیاں سہنے کے بعد تنگ آ کر وہ نوجوان صحابی ہجرت کر کے حبشہ کی طرف چلے گئے۔ اور وہاں کئی سال رہنے کے بعد واپس آئے۔ اور ماں باپ کے ہاں گئے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ شائد اب ماں باپ کا دل پسیج گیا ہو گا۔ اور اب وہ سختی نہ کریں گے۔ جب وہ گھر پہنچے تو ماں اٹھی بیٹے کو گلے سے لگایا۔ اور پیار کیا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ اب میرے بیٹے نے توبہ کر لی ہو گی۔ اور بیٹے نے سمجھا۔ کہ اب ماں کے دل میں رحم آگیا ہو گا۔ اور وہ سمجھ گئی ہو گی۔ کہ میرے مذہب کے معاملہ میں اسے دخل نہ دینا چاہیئے۔ دونوں فریق ایک دوسرے کے متعلق اس غلط فہمی میں تھے۔ کہ اس نے اپنا مقام چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی۔ کہ ماں اسی طرح تعصب پر قائم تھی۔ اور بیٹا بھی اپنے ایمان میں اسی طرح پختہ تھا۔ مگر دونوں غلط فہمی میں تھے۔ بیٹا سمجھتا تھا۔ کہ ماں آئندہ میرے مذہب میں دخل نہ دے گی۔ اور ماں سمجھتی تھی کہ میرے بیٹے نے توبہ کر لی ہو گی۔ مگر تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد دونوں کو اپنی اپنی غلطی کا علم ہو گیا۔ ماں نے کہا بیٹا تمہیں ایک اجنبی سے کیا واسطہ جس سے تمہاری نہ کوئی رشتہ داری ہے۔ اور نہ تعلق۔ تم ہمارے اکلوتے بیٹے ہو۔ کیا تم اس محبت کو بھول جاؤ گے۔ جس سے میں نے تمہیں پالا پوسا ہے۔ اور اس قربانی کو نظر انداز کر دو گے جو تمہارا باپ تمہارے لئے کرتا رہا ہے اور ہمارے دلوں کو زخمی کر کے اس شخص کے پاس چلے جاؤ گے۔ جس کے پاس تمہارا جانا ہمیں پسند نہیں۔ یہ بات سن کر

بیٹے نے کہا

کہ ماں یہ بات نہیں کہ میں تمہاری محبت کو بھول گیا ہوں۔ میں اپنے باپ کی قربانیوں کو بھی جانتا ہوں۔ لیکن اگر میرا تمہارے پاس رہنا اس شرط سے مشروط ہے۔ کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ جاؤں۔ اور ان کو چھوڑ دوں۔ تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے میرا گھر میں آنا تمہیں ناگوار ہے۔ تو میں گھر میں نہ آؤں گا۔ لیکن میں اس تعلق کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ ماں بھی تعصب بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ

بغض و کینہ

میں پکی تھی۔ اس نے کہا کہ بیٹا اگر تو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نہیں چھوڑیگا تو باوجودیکہ تو ہمارا اکلوتا ہے۔ اور ہمیں تمہارے ساتھ اس قدر محبت ہے۔ ہم تمہارے گھر میں آنے کے روادار نہیں۔ یہ سنکر بیٹے نے کہا کہ اچھا پھر میرا آخری سلام ہے۔ مَیں آئندہ نہیں آؤنگا۔ تو اس ظلم اور اس سختی کی وجہ کیا تھی۔ مسلمان اہل مکہ پر کوئی سیاسی۔ اقتصادی اور اخلاقی ظلم نہ کرتے تھے۔ ان کا قصور تھا تو صرف اتنا۔ کہ وہ علیحدگی میں

اپنے رب کی عبادت

کرتے تھے۔ حضرت مسیح ناصری کس سیاسی اور اقتصادی برتری کے مدعی تھے۔ وہ چند ایک مچھلیاں پکڑنے والوں کو علیحدہ لے جا کر خدا کی تعلیم دیتے تھے۔ مگر انہیں کس قدر مصائب میں مبتلا کیا گیا۔ ان پر مقدمات بنائے گئے۔ عدالتوں میں گھسیٹا گیا۔ ان کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ اور اپنی طرف سے دشمنوں نے انہیں قتل ہی کر کے دم لیا۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں صلیب پر نہ مرنے دیا۔ پس

ہماری جماعت

کا یہ خیال کر لینا کہ وہ امن پسند ہیں اور مذہبی جماعت ہیں۔ اس لئے ان پر یہ فتنے نہ آئیں گے۔ بالکل غلط خیال ہے۔ تمہارے امن پسند ہونے کی وجہ سے دشمن تم پر حملہ کرنے سے رک نہیں سکتا۔

صرف ایک چیز

ہے۔ جو اسے حملہ سے روک سکتی ہے۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کوئی مومن ایسا بے غیرت ہو سکتا ہے۔ کہ اسے اختیار کر لے اور وہ منافقت ہے۔ صرف منافقت تمہیں دشمن کے حملہ سے بچا سکتی ہے امن پسندی نہیں۔ اور کیا کوئی مومن ہے۔ جو یہ گوارا کر سکے۔ کہ وہ دشمن کے حملہ سے امن میں رہے۔ گو ایمان ہاتھ سے جاتا رہے۔ خوب یاد رکھو کہ امن تمہیں اس صورت میں مل سکتا ہے۔ کہ جب تم منافقت قبول کر لو۔ اور اگر اسے اختیار نہ کیا جائے۔ تو

امن میں رہنے کی کوئی صورت نہیں

ہم خواہ ساری دنیا کو امن دینے پر کیوں نہ تلے ہوئے ہوں۔ اور دنیا کی ذلیل سے ذلیل خدمت کرنے پر کیوں نہ آمادہ ہوں۔ اور زیادہ سے زیادہ قربانی دنیا کے لئے کیوں نہ کریں۔ ہماری قربانیاں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں بڑھ سکتیں۔ اور ان سے زیادہ خدمت خلق نہیں کر سکتے۔ اور جب ان کو بھی تکالیف دی گئیں۔ مارا گیا اور قتل کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ تو ہم کس طرح امن میں رہ سکتے ہیں۔ اگر دنیا ہمیں امن سے رہنے دے۔ تو اس کا یہ مطلب ہو گا۔ کہ

ہمارے اندر منافقت ہے

پس ہمیں اپنے نفسوں کو ٹٹولتے رہنا چاہیئے۔ کہ کہاں تک خدمت خلق کی وجہ سے ہماری مخالفت ہوتی ہے۔ اور کہاں تک اس میں ہمارے نفس کا دخل ہے۔ اگر مزاج میں درشتی ہے۔ اخلاق میں کمی ہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ مخالفت خدا کے لئے نہیں۔ ہمارے نفسوں کی وجہ سے ہے۔ اور اس لئے اصلاح نفس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر

اخلاق میں نقص

اور مزاج میں سختی نہیں۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مخالفت خدا تعالےٰ کے لئے ہو رہی ہے۔ اور جو تکالیف آئیں۔ انہیں انعام اور ثواب سمجھنا چاہیئے۔

پس اس

پُر فتن زمانہ میں

قریب ترین انجام کی طرف اُمید کی نگاہ مت ڈالو۔ اللہ تعالےٰ تمہارے لئے زیادہ سے زیادہ مشکلات پیدا کرے گا۔

گو اگر ہم نے اسے راضی رکھا - تو ساتھ ہی ان کا تریاق بھی مہیا کرتا رہے گا۔ لیکن آگ ضرور جلے گی۔ اور بھٹیاں ضرور بھڑکائی جائیں گی - خوب یاد رکھو۔ کہ کبھی کسی مذہبی جماعت نے ترقی نہیں کی - جب تک کہ وہ

خدا تعالےٰ کے لئے آگ میں

نہ جلی ہو - اور خون کی ندیوں میں سے نہ گزری ہو - پس یہ دُعائیں نہ کرو۔ کہ فتنے پیدا نہ ہوں۔ کیونکہ وہ اسلام کی ترقی کے لئے پیدا ہوتے ہیں - اور کسی کی دُعائیں انہیں پیدا ہونے سے روک نہ سکیں گی۔

افراد سے متعلق فتن

دُعاؤں سے رُک جاتے ہیں - کسی کے گھر میں بیماری ہو - تو وہ دُعا سے رُک سکتی ہے - کسی کے رشتہ دار پر مقدمہ ہو - تو وہ اس سے بچ سکتا ہے - کوئی مقروض ہو جائے - تو دُعا سے اس کا قرضہ اُترنے کے سامان پیدا ہوسکتے ہیں کسی کو ذلت پہونچی ہو - تو اس کی عزت قائم ہوسکتی ہے - کسی کے گھر میں جہالت ہو - تو علم آسکتا ہے - لیکن وہ عذاب جو دُنیا پر مذہب کی ترقی اور حقیقی انقلاب پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں - وہ ٹلا نہیں کرتے - ہاں دعاؤں سے تمہارے حق میں ان کی تلخی میں کمی ہوسکتی ہے پس یہ امید نہ رکھو - کہ یہ فتنے ٹل جائیں گے - اور یہ دُعائیں بھی نہ کرو - کہ وہ ٹل جائیں - ہاں یہ دُعائیں کرو - کہ اللہ تعالےٰ ان کی تلخی کو

اسلام اور احمدیت کے لئے

کم کر دے۔ یہ فتنے آئیں گے ضرور - ایک فتنہ شکل تبدیل کر کے دوسری شکل میں آئے گا - وہ شکل بدل لے گا - اور تیسری صورت میں آئے گا - اور اس کے بعد چوتھی میں - اور اسی طرح فتنے آتے جائیں گے - جب تک کہ ایک طرف تو جماعت احمدیہ اس خلا کو پُر کرنے کے قابل نہ ہو جائے - اور دوسری طرف دُنیا اسے پُر کرنے کی اجازت نہ دے دے - جب تک یہ نہ ہوگا۔

فتنے رُک نہیں سکتے

اور انقلاب کے سامان دُور نہ ہوں گے۔

پس انہیں روکنے کے لئے دُعائیں نہ کرو - ہاں اپنی ذات کے لئے دُعائیں کرو - کہ اللہ تعالےٰ تمہیں ان سے بچالے - ذاتی طور پر

فتن سے بچنے کی دُعائیں

قبول ہوسکتی ہیں - ہزاروں صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں جاتے تھے - مگر کیا سارے مارے جاتے تھے - مائیں اپنے بچوں کو بھیجتی تھیں - تو کیا وہ یہ دُعائیں کرتی تھیں - کہ وہ مارے جائیں - نہیں اگر ایک طرف وہ ان کو میدانِ جہاد میں بھیجتیں - اور تاکید کرتیں - کہ پیچھے نہ ہٹنا - وہاں وہ اللہ تعالےٰ سے یہ دُعائیں بھی کرتی تھیں - کہ اللہ تعالےٰ انہیں مظفر و منصور زندہ واپس لائے - میں نے

خنساء کا واقعہ

کئی بار بیان کیا ہے - انہوں نے اپنے بیٹوں کو یہی نصیحت کی تھی - کہ یا فتح حاصل کر کے واپس آنا - اور یا پھر لڑتے لڑتے مر جانا - اگر شکست کھا کے تم زندہ لوٹے - تو میں قیامت کے دن تمہیں اپنا دُودھ نہ بخشوں گی - لیکن کیا وہ چاہتی تھیں - کہ ان کے بیٹے مارے جائیں - ان کے بیٹے جب میدان جنگ میں چلے گئے - تو وہ خود خدا تعالےٰ کے حضور سجدہ میں گر گئیں اور رو رو کر دُعائیں کرنے لگیں - کہ اے اللہ میں نے تو اپنے بیٹوں کو مرنے کے لئے بھیجدیا ہے - مگر تیرے اختیار میں ہے - کہ ان کو زندہ بھی رکھ لے اور مسلمانوں کو فتح بھی دیدے - چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان کی دُعاؤں کو سُنا مسلمانوں کو فتح بھی نصیب ہوئی - اور ان کے بیٹے بھی واپس آگئے۔

پس یہ

دُعائیں کرو

کہ وہ قربانیاں جو تمہیں کرنی پڑیں گی - تم کو بھسم نہ کردیں - فتنوں کے آنے کے لئے تیار رہو - مگر ان کے زہر سے بچنے کے لئے دُعائیں کرتے رہو - دیکھو جب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب پر لٹکائے جانے کا وقت آیا - تو انہوں نے اللہ تعالےٰ سے دُعا کی - کہ اے اللہ اگر ہوسکے - تو یہ پیالہ مجھ سے ٹلا دے لیکن اگر یہ تیری مرضی کے خلاف ہے تو نہ سہی

مومن یہ دُعا کبھی نہیں کرتا

کہ اللہ تعالےٰ کا عذاب آئے اور مجھے مار دے - یہ دُعا مومن کی نہیں - بلکہ ایک جاہل اور متہور کی ہوسکتی ہے - مومن ابتلاؤں سے بچنے کی دُعائیں ضرور کرتا ہے - لیکن ابتلاء کے پیش آجانے پر پیچھے ہٹنے کی کوشش نہیں کرتا - اس کا دل چاہتا ہے - کہ عذاب ٹل جائے وہ ابتلاء میں نہ ڈالا جائے - اور اسے مزید خدمتِ دین و خدمتِ خلق کا موقعہ مل سکے - مگر جب مشکلات آتی ہیں - تو پیچھے نہیں ہٹتا۔

جنگ کے موقعہ پر

وہ اس مقام پر کودتا ہے - جو زیادہ سے زیادہ خطرناک ہو - یہ دونوں چیزیں مل کر ایک مومن کو کامل بناتی ہیں - حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جب مصیبت آئی - تو وہ بھاگ نہیں گئے - انہوں نے یہودیوں سے صلح کی کوشش نہیں کی ہاں ساری رات یہ دُعا ضرور کرتے رہے - کہ اگر یہ پیالہ مجھ سے ٹل سکتا ہے - تو ٹلا دے اور اگر نہیں - تو میں

تیری مرضی پر راضی

ہُوں۔

یہی طریق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا - کیا آپ دُعائیں نہ کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو خطروں سے بچائے - اور فتن سے محفوظ رکھے - مگر یہ نہیں - کہ آپ میدانِ جنگ سے پیچھے ہٹیں - بلکہ سب سے آگے ہوتے تھے - اور صحابہ کہتے ہیں - کہ ہم سب سے بہادر اس شخص کو سمجھتے تھے - جو جنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتا - کیونکہ سب سے زیادہ خطرناک مقام وہی ہوتا تھا - جہاں آپ ہوتے۔

پس ہماری جماعت کو بھی اپنا

یہی طریق

بنانا چاہیئے - تبھی اللہ تعالےٰ کی برکتیں اس پر نازل ہوسکتی ہیں - جو بُزدل ہے - اور میدان سے بھاگتا ہے - وہ بھی مومن نہیں - اور جو یہ دُعا کرتا ہے - کہ عذاب آئے - وہ بھی مومن نہیں - وہ خدا تعالےٰ کا امتحان لینا چاہتا ہے - سوائے اس کے کہ کوئی غلطی سے ایسی بات مونہہ سے نکال دے - احادیث میں

حضرت انس کے چچا کا ایک واقعہ

آتا ہے - وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے - جب دُوسرے صحابہ اس لڑائی کے واقعات ان کے سامنے بیان کرتے - اور کہتے - کہ ہم یُوں لڑے - اور اس طرح لڑائی کی - تو وہ کہتے کہ تم نے کیا لڑنا تھا - اگر کبھی موقعہ آیا - تو ہم بتائیں گے - کہ لڑائی کیا ہوتی ہے - عام طور پر ایسا فقرہ مومنانہ اخلاق کے منافی ہے - مگر وہ یہ بناوٹ سے نہ کہتے تھے - بلکہ رشک کی وجہ سے کہتے تھے - جب وہ دُوسروں سے سُنتے - کہ انہوں نے اس طرح رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی - اور اس طرح دُشمنوں کو مارا - تو ان کا دل خون ہوجاتا - اور ان کے دل میں یہ حسرت پیدا ہوتی - کہ کاش میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کی حفاظت کرنے والوں میں ہوتا - یہ فقرہ

دل کے خون ہونے

سے ان کے مُونہہ سے نکلتا تھا - تکبر اور فخر کی وجہ سے نہیں - اللہ تعالےٰ جانتا تھا - کہ وہ یہ فقرہ کسی تصنع یا بناوٹ سے نہ کہتے تھے - بلکہ وہ اپنے دل کے خون کو اس طرح بہاتے اور اس پھوڑے کو جو ان کے دل میں تھا - اس طرح شگاف دیتے تھے - یہ

ایک عاشق کا فقرہ

تھا - جو اسے نیکی سے محروم نہ کرتا - اس وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ انہیں اپنی اس بات کو درست ثابت کرنے کا موقعہ مل گیا - اور جو کچھ وہ مونہہ سے کہتے تھے - اسے سچ ثابت کر دکھایا - چنانچہ اُحد کی جنگ میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر مشہور ہُوئی - تو انہوں نے حضرت عمر کو ایک ٹیلے پر بیٹھے اور روتے ہوئے دیکھا تو دریافت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہ عمر رونے کی کیا بات ہے جبکہ مسلمانوں کو فتح ہو گئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ کہ تمہیں پتہ نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ حضرت انس کے چچا نے جب یہ بات سنی۔ تو اس وقت وہ کھجوریں کھا رہے تھے۔ اور صرف ایک کھجور ہاتھ میں تھی۔ اسے اٹھا کر پھینک دیا۔ اور کہا کہ میرے اور خدا کے درمیان اس کے سوا اور کونسی روک ہے۔ اور اپنے عشق کے لحاظ سے حضرت عمرؓ کی طرف حقارت سے دیکھا۔ اور کہا عمر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگلے جہان چلے گئے۔ تو تم یہاں بیٹھے کیوں روتے ہو۔ جہاں آپ گئے وہیں ہم چلتے ہیں۔ اور اکیلے ہی دشمن کے تین ہزار کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ کفار بھی آپ کو شاید پاگل سمجھتے ہوں گے۔ آپ نے لڑتے لڑتے شہادت پائی۔ اور جب جنگ کے بعد آپ کی لاش تلاش کروائی گئی۔ تو

ستّر ٹکڑے

ملے۔ جوڑ جوڑ الگ ہو چکا تھا۔ یہی لوگ تھے۔ جن کے حالات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ منھم من قضٰی نحبہ ومنھم من ینتظر۔ یعنی یہ میری پیاری جماعت کے لوگ ہیں۔ جن میں سے بعض نے اس وعدہ کو جو انہوں نے اپنے خدا سے کیا تھا پورا کر دیا۔ اور بعض ایسے ہیں۔ کہ انہوں نے گو ابھی پورا تو نہیں کیا۔ مگر اس موقعہ کے انتظار میں ہیں۔ کہ جب اسے پورا کر سکیں۔

پس یہ لوگ تھے صحابہ جو ایک طرف دعائیں کرتے تھے۔ کہ

خدایا ہمیں ہر ابتلاء سے بچا

کیا وہ یہ دعائیں نہ کرتے تھے کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃً وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ ضرور کرتے تھے۔ اور اس میں دنیا کے تمام حسنات کے حاصل ہونے کی دعا موجود ہے۔ اور اس طرح اس میں سارے ابتلاؤں سے بچنے کی دعا ہے۔ مگر جب ان کو عمل کا موقعہ پیش آتا۔ تو وہ ہر خطرناک مقام پر کود جاتے تھے۔ ایک طرف وہ ابتلاؤں سے بچنے کی دعائیں کرتے تھے۔ اور دوسری طرف ابتلا آنے پر اپنے آپ کو شدید خطرات میں ڈال دیتے تھے۔ یہی

مومن کی علامت

ہے۔ مومن ادھر تو خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈرتا ہے۔ مگر دوسری طرف جب دنیا خدا تعالےٰ کو پھولوں اور عطروں میں ڈھونڈتی ہے۔ نرم گدوں پر بیٹھ کر خدا تعالےٰ کو دیکھنا چاہتی ہے۔ مومن اسے تلوار میں دیکھتا ہے۔ دہکتی ہوئی آگ میں دیکھتا ہے۔ جس میں اسے ڈالا جاتا ہے۔ غاروں اور کھڈوں میں دیکھتا ہے۔ جہاں اسے پھینکا جاتا ہے۔ اور دریاؤں کی تہ میں دیکھتا ہے۔ جہاں اسے ڈبویا جاتا ہے۔ اور مومن وہی ہے۔ جس میں یہ دونوں باتیں پائی جائیں۔ اور اس کے لئے جماعت کو تیار کرنا گویا

امتحان میں کامیاب ہونے کا سبق

یاد کرانا ہے ٭

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نسب کے متعلق کتاب "مجدد اعظم" میں علمی غلطیاں

۴ ستمبر کو ایک کتاب جس کا نام "مجدد اعظم" ہے میری نظر سے گزری۔ یہ کتاب جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی مولفہ ہے۔ اور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اسے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے پہلے سات صفحات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسب کا بیان ہے۔ اور یہ لکھا گیا ہے۔ کہ حضور ایرانی الاصل ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتاب البریہ میں فرماتے ہیں۔ "خدا تعالےٰ کے متواتر الہامات سے مجھے معلوم ہوا تھا۔ کہ میرے باپ دادے فارسی الاصل ہیں" پھر تحفہ گولڑویہ میں حضور نے تحریر فرمایا ہے "میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی کے اور کچھ ثبوت نہیں"۔ حقیقۃ الوحی میں اپنے خاندان کے متعلق فرماتے ہیں۔ "نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہو گیا"۔ حضور کی ان تحریرات کو پڑھ کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ہو سکے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی تائید میں تاریخی کتب سے کچھ دلائل جمع کئے جائیں چنانچہ اپنے قیام انگلستان میں خاکسار نے کچھ تحقیقات کی۔ جو ۵ر دسمبر ۱۹۳۴ء کے ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہو چکی ہے۔

مجدد اعظم کے مؤلف نے میری اس تحقیقات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج کیا ہے اور بہت سے میرے حوالے اپنی کتاب میں نقل کئے ہیں۔ چنانچہ اس کے صفحہ ۶ کے حاشیہ میں اس بات کی طرف ان الفاظ میں اشارہ بھی کیا ہے۔ "تیمور اور سیتھین قوم کے ایرانی النسل ہونے کے بارے میں میں نے دسمبر ۱۹۳۴ء کے ریویو آف ریلیجنز اردو سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ جس میں مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی تحقیقات شائع ہوئی تھی۔ جو انہوں نے لنڈن لائبریری کی تاریخی کتب اور دیگر محقق پروفیسران تاریخ کے ذریعہ کی تھی"۔

مجھے افسوس ہے کہ حوالے نقل کرتے وقت پوری احتیاط سے کام نہیں لیا گیا، اور بعض غلطیاں واقعہ ہو گئی ہیں۔ اور مجھے اندیشہ ہے۔ کہ اگر کسی اہل علم نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی کتاب کے اس حصہ پر تنقیدی نظر ڈالی۔ تو نہ صرف یہ کہ کتاب کی حیثیت گر جائے گی۔ بلکہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی الاصل ہونے کے جو دلائل میں نے جمع کئے ہیں۔ وہ انہیں بھی بغیر پڑھے ناقابل اعتبار قرار دے دے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ محض علمی لحاظ سے بعض غلطیوں کی اصلاح کر دوں۔

صفحہ ۳ و ۴ پر یہ لکھا ہوا ہے۔ "ارسکن صاحب جو ایک مشہور مورخ ہیں لکھتے ہیں:- "جہاں تک مجھے علم ہے ارسکن نام کا کوئی مشہور مورخ نہیں ہے۔ البتہ ولیم ارسکائن William Erskine ایک مصنف ہے۔ جس نے ۱۸۲۶ء میں Memoirs of Babar کا دیباچہ لکھا تھا۔ اور اسی کا ایک حوالہ میں نے اپنے مضمون میں درج کیا تھا۔ صفحہ ۵ اور صفحہ ۶ پر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ پروفیسر گبل صاحب اپنی کتاب "وسط ایشیا میں عربوں کی فتوحات" میں جو ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی ہے صفحہ اول پر ہی لکھتے ہیں"

لیکن پروفیسر گبل کی ایسی کوئی کتاب نہیں۔ اور نہ اس نام کا کوئی پروفیسر مجھے معلوم ہے میں نے جس کا حوالہ درج کیا ہے وہ پروفیسر گب ہے۔ اور میرے مضمون میں اس کا نام Prof H. A. R. Gibb لکھا ہوا ہے۔ یہ پروفیسر بہت مشہور ہے۔ پہلے لنڈن یونیورسٹی میں پروفیسر تھا۔ اب مارگولیس کی جگہ آکسفورڈ میں پروفیسر ہے۔ اور بہت قابل شخص ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یوروپین مستشرقین کی تصانیف سے معمولی واقفیت رکھنے والا شخص اس پروفیسر کے نام کے متعلق ایسی غلطی نہیں کر سکتا۔ خصوصاً جبکہ اس کے نام کے پہلے H. A. R لکھا ہوا ہو۔ ڈاکٹر صاحب اگر اس کا پورا نام لکھ دیتے۔ یعنی H. A. بھی پہلے لگا دیتے۔ تب بھی مغالطہ نہ لگتا۔ مگر انہوں نے صرف گبل لکھ دیا ہے۔ جو ٹھیک نہیں۔

صفحہ ۵ پر ڈاکٹر صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ "ہسٹنگز صاحب انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز اینڈ ایتھکس میں ترک کے ماتحت لکھتے ہیں"۔ لیکن افسوس ہے ہسٹنگز صاحب سے میں واقف نہیں۔ اور نہ ایسا کوئی مصنف ہے۔ یہ انسائیکلوپیڈیا نہایت ہی مشہور کتاب ہے۔ اور کئی جلدوں میں ہے۔ اس کے اڈیٹر کا نام J. Hastings ہے۔ میں نے اپنے مضمون میں یہ لکھا تھا۔ کہ اس انسائیکلوپیڈیا میں Turks کے تحت میں لکھا ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے نہ معلوم یہ کس طرح لکھ دیا۔ کہ ہسٹنگز صاحب نے اس انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے۔ حالانکہ مضمون لکھنے والے کا نام ہسٹنگز نہیں ہے۔ بلکہ M. A. CZAPLICKA ہے۔ ممکن ہے ریویو آف ریلیجنز والے مضمون میں بھی کوئی طباعت کی غلطی رہ گئی ہو۔ کیونکہ میں نے وہ مضمون لنڈن سے بھیجا تھا۔ اور اسکا پروف میں نہیں دیکھ سکا تھا۔ لیکن مذکورہ بالا قسم کی غلطیاں ایسی نہیں۔ جو طباعت کی غلطیاں کہلا سکیں۔ ان کی نوعیت سے ظاہر ہے کہ یا تو وہ عدم علم کا نتیجہ ہیں۔ یا عدم احتیاط کا۔ حوالہ درج کرتے وقت میں سمجھتا ہوں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک

روزوں کے متعلق چند ضروری احکام (اقتباسات)

(۱)

چند دنوں تک خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ رمضان شروع ہونے والا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس مہینہ کو قبولیت دعا اور نزول انوار و برکات سماویہ کے لئے خاص امتیاز بخشا ہے۔ لیکن اپنی غفلت اور کوتاہی سے انسان ان انوار و برکات کو حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں ان انوار کے جذب کرنے کی طاقت دے۔ جن کا نزول اس نے رمضان کے مبارک ایام میں مقدر رکھا ہے۔ رمضان کی فضیلت کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ۔ کہ قرآن جیسی مقدس کتاب کے نزول کی ابتداء رمضان شریف میں ہوئی۔ اور اس مہینہ میں روزوں کی فرضیت کا حکم دے دینے کے بعد لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور اَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ کہہ کر ان ایام کے برکات حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ۔ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّيرَانِ۔ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ۔ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ۔ وَذَالِكَ فِي لَيْلَةٍ (ترمذی کتاب الصوم) کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے۔ تو شیطان و جن زنجیر ڈال کر مقید کر دئیے جاتے ہیں۔ دوزخ کے تمام دروازے بند کر کے جنت کے تمام دروازے کھول دئیے جاتے ہیں فرشتے ہر رات پکارتے ہیں۔ کہ اے فسق و فجور میں مبتلا لوگو! تم برائیوں کو چھوڑ دو۔ اللہ تم کو آگ سے بچائے گا۔

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صائم کی فضیلت بیان فرماتے ہیں "حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا۔ پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا۔ اور والدین گزر گئے۔ اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۳۳)

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ اَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا۔ کہ خدا تعالےٰ کی قسم روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو کستوری کی خوشبو سے اچھی لگتی ہے۔ اور وہ شخص جو اپنے کھانے پینے۔ اور اپنی خواہشات کو روزہ کی وجہ سے چھوڑتا ہے۔ اس کو اس کے بدلہ میں اللہ خود مل جاتا ہے۔

(۳)

رمضان کے روزے ہر عاقل۔ بالغ۔ صحیح و تندرست۔ مقیم مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں۔ "جو کوئی ان کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اور بلاوجہ عمداً نہ رکھنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ جو کوئی اپنے اہل و عیال میں تندرست موجود ہو۔ اس پر رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ اگر وہ ایک دن کا بھی روزہ (عمداً) چھوڑ گیا۔ تو وہ ایسا گنہگار ہوگا۔ کہ تمام عمر کا روزہ بھی اس کی طرف سے کفایت نہ کرے گا"

(فقہ احمدیہ صفحہ ۵۸)

(۴)

جو شخص مریض ہو۔ وہ روزہ کو قضا کر کے اور دنوں میں رکھے۔ "مرض کی حد یہ ہے۔ کہ جس سے سارے بدن میں تکلیف ہو۔ مثلاً بخار یا کسی ایسے عضو میں تکلیف ہو جس سے سارا جسم بے قرار ہو جائے۔ جیسے آنکھ کا درد" (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۳۵)

(۵)

جو شخص مسافر ہو۔ وہ حالت سفر میں روزہ نہ رکھے بلکہ روزہ کو قضا کر کے رمضان کے بعد اور دنوں میں رکھ لے (۱) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعامل سے سفر کی حد گیارہ میل معلوم ہوتی ہے

دراصل یہ بات لوگوں کے دستور پر موقوف ہے۔ جو لوگ مزدور پیشہ ہوں۔ یا زمیندارہ کرتے ہوں۔ اور رمضان میں ان کو ایسی مشقت کا کام ہو۔ کہ اگر وہ اسے چھوڑ دیں۔ تو فصل ضائع ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ کام کریں تو روزہ نہیں رکھ سکتے۔ تو ایسے لوگ بھی حضرت مسیح موعودؑ کے فتوےٰ کی رو سے بیمار اور مسافر کے حکم میں ہیں جب ان کو سال میں آسانی ہو تو وہ روزے پورے کر لیں"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۳۸)

(۲) اور جس شخص کا پیشہ ہی سفر کرنا ہو۔ جیسے محکمہ ریلوے کے ڈرائیور۔ گارڈ یا ہرکارے وغیرہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتوےٰ کی رو سے مسافر نہیں۔ ان کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ (فقہ احمدیہ صفحہ ۵۹) (۳) اگر کوئی شخص سفر کرنے کی حالت میں یا بیماری میں روزہ رکھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ اول رضؓ کا فتوےٰ یہی تھا کہ وہ روزہ نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کو پھر روزہ رکھنا چاہیئے" (فقہ احمدیہ صفحہ ۶۲) خاکسار ...

حقیقی قربانی کرنے والے کون ہیں

ہر مجاہد جس نے سال ہشتم کا چندہ ادا کر دیا یا ادا کرنا ہے حضور کے اس ارشاد کو پڑھے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں "درحقیقت قربانی کرنے والے وہی لوگ ہیں۔ جو قربانی کے بوجھ کو محسوس کریں لیکن اگر ایک شخص سو یا ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آمد رکھتا ہو۔ اور وہ پانچ روپے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیدے۔ تو کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اس نے ایسی قربانی کی ہے۔ جس کے بوجھ کو اس نے محسوس کیا ہے۔ اس کے معنی تو یہ ہیں۔ کہ وہ سو یا ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار سے کم سات آنہ ماہوار کی قربانی کرتا ہے حالانکہ وہ اس سے زیادہ اپنی چوڑھی کو دیدیتا ہے۔ مگر باوجود اس کے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے سامنے وہ چیز پیش کرتا ہے جو اس کا چوڑھا بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ وہ خدا تعالےٰ کے سامنے وہ چیز پیش کرتا ہے۔ جو اس کا دھوبی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ سمجھتا ہے کہ اس کا نام خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں ان لوگوں میں لکھا ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے اس کا قرب حاصل کیا۔ اور جن پر اس کے غیر معمولی فضل نازل ہوں گے"

حضور ایدہ اللہ کے ان فقرات کو پڑھ کر آپ کو اپنی قربانی کا محاسبہ یاد آگیا ہوگا ورنہ اب اپنی آمد اور قربانی کا نقشہ سامنے رکھ کر دیکھ لیں۔ آپ اپنی ماہوار آمد اور اپنی قربانی کا نقشہ اپنے سامنے رکھیں۔ اپنے وعدوں پر غور کریں۔ اور اس میں اتنا مزید اضافہ کریں جو حقیقی قربانی کہلا سکے۔ حقیقی قربانی کا معیار کیا ہونا چاہیئے۔ اسی سال ہشتم کے خطبہ میں حضور نے یوں فرمایا:۔

"ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ بلکہ ایسے بھی ہیں جو قریباً دو ماہ کی آمد کے برابر اس میں چندہ دیتے ہیں"

پس "جنہوں نے قانون سے فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو تحریک جدید میں شامل کر لیا لیکن درحقیقت وہ شامل نہیں۔ کیونکہ ان کی آمدنیوں کے مقابلہ میں ان کی قربانیاں بہت حقیر اور معمولی ہیں" انہیں چاہیئے۔ کہ اب کم سے کم سال ہشتم میں وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر دے دیں۔ اور پھر اس پر سال نہم و دہم میں اضافہ کرتے جائیں۔ جو لوگ دے چکے ہیں۔ انہیں بھی چاہیئے۔ کہ اپنا حساب دیکھ لیں۔ اگر ان کی قربانی حقیقی قربانی نہیں۔ تو وہ بھی اب مزید اضافہ کر کے کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمدنی کے برابر تو کر لیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک سال ہشتم کا چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ اپنے وعدہ کو کوشش کر کے ۳۰ ستمبر تک پورا کر دیں اور اس کے ساتھ ہی مزید اضافہ کر کے ایک ماہ کی آمدنی کے برابر سال ہشتم کی قربانی کر لیں۔

پس تحریک جدید کے مجاہد صرف اتنی کوشش نہ کریں۔ جو انہیں قربانی کے کم سے کم معیار پر رکھے۔ بلکہ تین سال کا چونکہ نہایت محدود عرصہ ہے۔ اور جلدی ختم ہونے والا ہے۔ اس لئے وہ زیادہ زور اور زیادہ ہمت سے کام لیں۔ اور یہ اس سال (سال ہشتم) پھر وہ اپنی قربانی کی رفتار کو بڑھا دیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے گا

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۳۷ :- منکہ عبد العزیز ولد چوہدری احمد دین صاحب قوم جٹ ججہ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ ڈاکخانہ سرگودہا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ر ماہ ظہور ۱۳۲۱ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار کی دس کنال اراضی موضع کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ میں ہے جس کی قیمت تقریباً ۲۵۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ اپنی ماہوار آمد پر (مبلغ ۴۶ روپے پر) ہے۔ میں اپنی موجودہ متذکرہ جائیداد دس کنال اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ماہواری ادا کرتا رہوں گا اور میرے رنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ نیز اگر میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ادا کر کے رسید خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم اس میں سے منہا کر دی جائیگی۔ العبد :- عبد العزیز چک ۹۹ شمالی ڈاکخانہ سرگودہا۔ گواہ شد :- سلطان احمد سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ گواہ شد :- غلام محمد امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودہا

نمبر ۶۲۳۸ :- منکہ حفیظہ بی بی زوجہ چودہری فیض عالم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۲۷ برس پیدائشی احمدی ساکن چنگا بنگیال ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا گذارہ میرے خاوند کی آمد پر ہے۔ میری موجودہ جائیداد یعنی زیورات طلائی ۱۵۰ روپے کے ہیں۔ اور مبلغ تین صد روپیہ میرا مہر ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ قابل ادا ہے۔ یعنی میں کل ۴۵۰ روپے کی مالک ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دوں تو وہ رقم میرے مرنے کے بعد میری ثابت شدہ جائیداد سے منہا ہو گی۔ الامۃ :- حفیظہ بی بی بقلم خود

گواہ شد :- چودہری فیض عالم خان آفس آف سپرنٹنڈنٹ آف انشورنس کنیڈی کاٹیج شملہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- عطاء اللہ احمدی بقلم خود کامرس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ

نمبر ۶۲۴۲ :- منکہ امۃ الکلثوم زوجہ حکیم ناظر حسین قوم راجپوت چوہان عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن قادیان محلہ بھینی بانگر ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری

MACLIGHT

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بلیک آوٹ کے لئے

NIGHT LAMP

اے۔سی بجلی کے علاقہ کیلئے

نعمت عظمےٰ

میک لائٹ (نائٹ لیمپ)

۹۹ فیصدی خرچ میں بچت

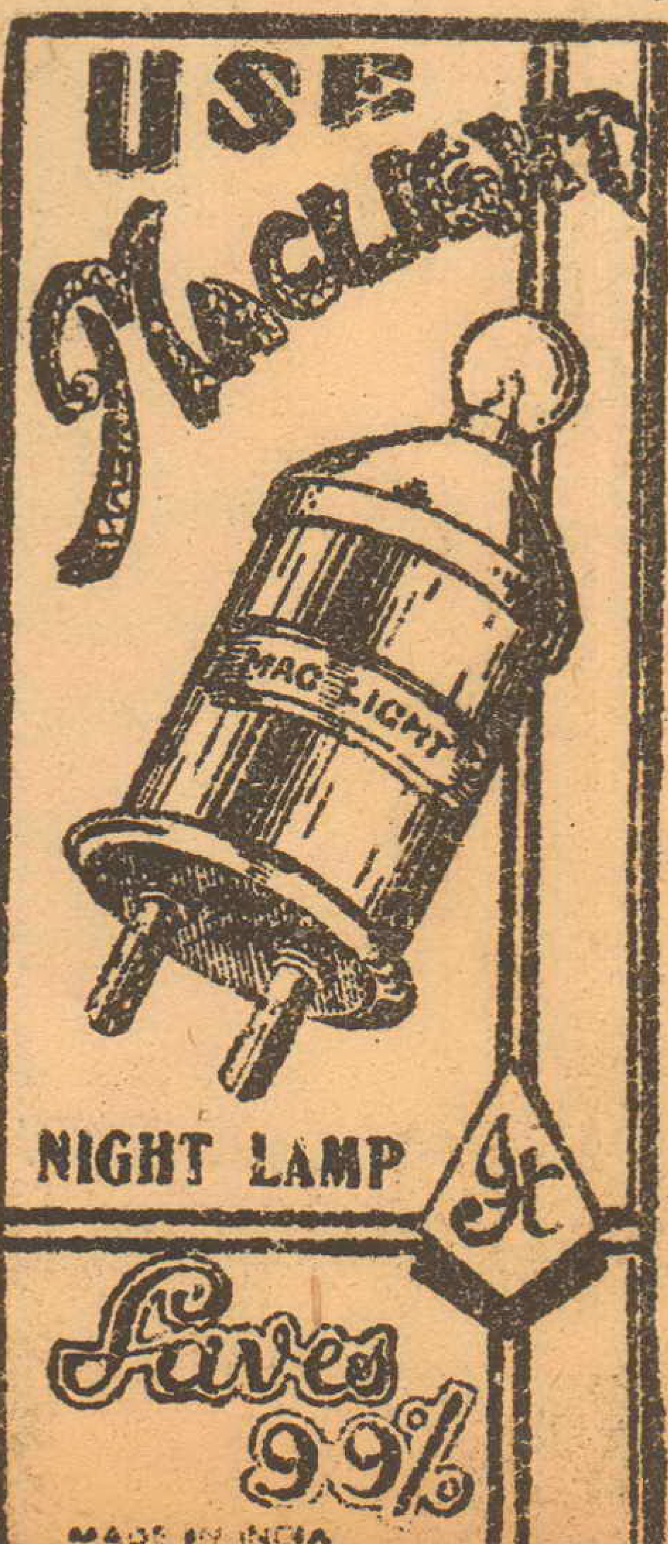

روزانہ تمام رات مسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اندھیرے گھپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی۔ بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز۔ دیکھنے میں خوبصورت عمر میں پائیدار۔ میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں ایک سال کی گارنٹی کا لیبل رکھا ہوتا ہے۔

اپنے شہر کے دوکانداروں سے طلب کریں۔

میک ورکس قادیان

A-8

حب اٹھرا

اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچے ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ذیابیطس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔ سفوف ذیابیطس اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی۔ اور دل وگردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ ضرور تجربہ کر کے دیکھیں۔

قیمت پندرہ خوراک ۱۲ر

ملنے کا پتہ :- دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
ایک عدد مکان خام قیمتی مبلغ ۳۰۰ روپے واقع قادیان محلہ کھیتی باغ ہے۔ اسکے نصف حصہ کی میں مالکہ ہوں۔ میرے حصہ کی قیمت ۱۵۰ روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد اور جائیداد نہیں۔ میں اس بات کی بھی بشرح صدر وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں کہ میری وفات پر جو جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میری کوئی اور آمد بصورت ملازمت یا تجارت وغیرہ ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگی اور اگر اور کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی اور یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔
العبدۃ:۔ امۃ الکلثوم (نشان انگوٹھا)
گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن بی۔ اے ہرسیاں
گواہ شد:۔ حکیم ناظر حسین قادیان محلہ کھیتی باغ

نمبر ۶۲۷۵:۔ منکہ مشتاق احمد احمدی ولد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاد احمدی قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کانپور حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{42}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت دسویں جماعت میں پڑھ رہا ہوں۔ اور مجھے والد صاحب گاہے بگاہے دس یا پندرہ روپے خرچ کے لئے دیتے ہیں جسکا ماہوار اوسط ۵ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں نے اپنی زندگی میں کچھ حصہ وصیت کا ادا کر دیا ہوگا تو وہ اس میں سے منہا سمجھا جائیگا۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا۔ اس کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اور یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی۔
العبد:۔ مشتاق احمد احمدی بقلم خود
گواہ شد:۔ بشیر احمد شاد احمدی بقلم خود
گواہ شد:۔ مختار احمد شاہجہانپوری

اعلان

دارالانوار میں اگر دو کنال اراضی کوئی صاحب خریدنا چاہیں۔ تو مجھ سے خط و کتابت کریں:۔ ذوالفقار علی خان ناظم تحریک جدید

سلاجیت

مرگی و دیوانگی کو دور کرتی۔ جذام کو شفا دیتی۔ استسقاء میں بہت مفید۔ زنگ کو نکھارتی۔ دمہ کو دور کرتی۔ پتھری کو نکالتی۔ مرد کو جوانمرد بناتی۔ بڑھاپے کی کمزوریوں کو دور کرتی۔ ذیابیطس اور سلسل البول کے لئے بہت مفید۔ غرضیکہ اعضائے رئیسہ و شریفہ کیلئے اکسیر۔ دراصل یہ اس پتھر کا جوہر ہے جس میں لوہا۔ تانبا۔ چاندی اور سونے کی دھاتیں ہوتی ہیں۔ گویا ہر جملہ مقویات کا یہ قدرتی کشتہ ہے۔ اس لئے کہ امیر و غریب اس نعمت سے یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ اس کی قیمت برائے نام یعنی ایک چھٹانک کی قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ بازار سے ایسی اعلیٰ چیز آپ کو ایک روپیہ تولہ پر بھی نہ مل سکے گی۔ کثرت شہادتوں میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں۔

بالکل صحت ہوگئی

جناب چوہدری ابو محمد عبداللہ صاحب نمبردار کھیوہ باجوہ ڈاکخانہ کلاسوالہ لکھتے ہیں کہ پہلے آپ سے ست سلاجیت منگوائی گئی۔ جوڑوں کی درد کو سحر آیا کلی صحت ہوگئی اب ایک اور بیمار کیواسطے ضرورت ہے ایک چھٹانک اور جلد بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔

آپ کی سلاجیت سب سے بڑھ کر رہی

جناب حکیم سید علی الدین صاحب ہیڈ مدرس اسکول مہوبہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہمیر پور لکھتے ہیں۔ کہ اس سے پہلے ایک چھٹانک ست سلاجیت آپ سے منگوائی تھی مجھ کو زکام نزلہ دوامی تھا جسکا استعمال کسی دوائی سے نہ ہو سکا۔ ہر دواری سلاجیت کی تعریف سنکر اسکا بھی استعمال کیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا آپکی ست سلاجیت سے الحمدللہ نزلہ دوامی اور دیگر امراض زکام وغیرہ میں غیر معمولی فائدہ ہوا۔ قوی امید ہے کہ مسلسل استعمال سے جملہ امراض کی بیخکنی ہو جائیگی مجھکو یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں۔ کہ آپکی ادویات بے خواص مندرجہ اشتہار سے بھی زیادہ مؤثر ہیں۔ بہ پیشگی دس تولہ ست سلاجیت بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

بالکل آرام آگیا

جناب مستری عنایت اللہ صاحب ورکشاپ ہیڈ خانکے سے لکھتے ہیں کہ ایکدفعہ پہلے بھی آپ سے ست سلاجیت منگوائی۔ میری کمر میں سخت درد تھی۔ اسکے استعمال سے بالکل آرام آگیا۔ براہ کرم دو چھٹانک اور بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیجیے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

زجام عشق

آپ کو معلوم ہے۔ زد جام عشق۔ کس موسم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایسے موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ راتیں ٹھنڈی ہو جائیں۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

صندلین

کمی خون کو دور کرنے کے لئے۔ نیز جلدی امراض کے لئے مجرب ہے
قیمت یک صد قرص ایک روپیہ بارہ آنہ
۵۰ قرص ایک روپیہ

اکسیر معدہ

بدہضمی۔ نفخ۔ کھٹے ڈکار۔ بھوک کم لگنا وغیرہ امراض کے لئے مفید ہے
قیمت یکصد قرص ایک روپیہ بارہ آنے
۵۰ قرص ایک روپیہ
منگوانے کا پتہ
دواخانہ نور الدین قادیان

حبوب کپساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اٹھا نہیں جاتا لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب ملیریا۔ یا جگر کی خرابی ہے۔ تو شفا کن استعمال کریں۔ اگر ملیریا سبب نہیں بلکہ اعصابی کمزوری ہے۔ یا خون کی کمی ہے۔ تو حبوب کپساب استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے لیبل

ریلوے میں زیادہ بھیڑ ہونے کی وجہ سے سامان ضائع یا غلط جگہ جاتا ہے کیونکہ ان کے مالک لیبل صحیح طریق پر نہیں لگاتے اس لئے مسافروں کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے فائدہ کے لئے ہر ایک سامان پر بذریعہ ریل بھیجنے سے پہلے لیبلوں کو اچھی طرح چسپاں کر دیا کریں۔
جنرل منیجر لاہور

بہترین نتائج کے لئے ہمیشہ جادو اثر

بائیوکیمک دوائیں

ہماری تیار شدہ (پوڈر) اور امریکن (ٹکیاں) استعمال کریں۔ نرخ بالکل واجبی۔ ایک بار تجربہ سے ہماری دیانتداری۔ خوش معاملگی۔ اور سچائی کا امتحان کریں۔ کتاب بھی مل سکتی ہے۔
دی بائیولاجیکل فارمیسی
موچی گیٹ۔ نور گلی۔ لاہور

وی۔ پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کوتاہی نہ فرمائیں!

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ روس کے نیم شبی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل سٹالن گراڈ پر سب طرف سے دشمن کے حملے روک دیئے گئے۔ اور گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں وہ کسی طرف بھی پیش قدمی نہیں کر سکا۔ شمال مغرب اور جنوب مغرب کی جانب سے جو حملے دشمن کر رہا ہے وہ اس وجہ سے رک گئے ہیں کہ روسیوں نے جرمن فوج کے دونوں بازوؤں پر حملہ کر دیا ہے۔ جنوب مغربی علاقہ میں حملے اور جوابی حملے برابر ہو رہے ہیں ڈان کے موڑ کے علاقہ میں روسی صفوں میں جرمنوں نے جو دراڑ ڈالی تھی۔ اس میں اب اور فوج پہنچا دی ہے۔ اور اب روسی قلعہ بندیوں پر جرمن دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ روسیوں نے دو مزید بستیاں خالی کر دیں۔ شمال مغربی محاذ پر لڑائی کی حالت روسیوں کے حق میں ہے۔ کاکیشیا میں نوو روسسک کے شہر میں اب لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن فوجیں شمال مغربی حصۂ شہر میں گھس آئی ہیں۔ جہاں زور کی لڑائی لڑی جا رہی ہے۔ یکم مئی سے ۱۳ اگست تک روسی ۴۳ ڈویژن جرمن فوج کو مار کر بھگا چکے ہیں۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ برطانی طیاروں نے مغربی جرمنی پر زور کے حملے کئے۔ دو مچھلیاں پکڑنے والی مسلح کشتیاں ڈبو دی گئیں۔ سہ شنبہ کی رات کو فرینکفرٹ پر جو حملہ کیا گیا تھا۔ وہ بہت کامیاب رہا اور یہ ستائیسواں حملہ اس مقام پر تھا۔ جو ایک اہم بندرگاہ، اور ریلوں کا بڑا مرکز ہے۔ یہاں بہت سے صنعتی کارخانے بھی ہیں۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ برطانیہ کے وزیر پرواز سر آرچیبالڈ سنکلیر نے ایک بیان میں کہا کہ اگر جرمنوں کے لئے ممکن ہوا۔ تو وہ برطانیہ پر پھر زور کے حملے کرنے لگیں گے۔ جو انتقامی جذبہ کے ماتحت کئے جائیں گے۔ برطانی اور اتحادی طیارے اب جرمنی پر ایسے سخت حملے کر رہے ہیں کہ جرمنوں نے اب تک برطانیہ پر ایسے حملے نہ کئے تھے۔

روحانی علاج

درود۔ استغفار اور دعا ہے۔ جسمانی بیماریوں کے لئے ہومیوپیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے۔ دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں۔ ہسٹیریا۔ مردانہ امراض۔ ذیابیطس۔ دمہ۔ لیکوریا۔ دق۔ یرقان۔ بواسیر۔ مرگی۔ پرانا ملیریا۔ کاربنکل۔ پائیریا۔ ناسور۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے کے علاج کے لئے لکھئے۔

ڈاکٹر ایم ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

قاہرہ ۱۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ دوشنبہ کی رات سے مصر میں کوئی میدانی لڑائی نہیں ہوئی۔ اتحادی طیاروں کی دشمن کے اہم ٹھکانوں پر حملوں کی خبریں آرہی ہیں۔ سہ شنبہ کی رات کو طبروق میں تیل کے گوداموں اور فوجی عمارتوں پر نشانے لگے۔ مالٹا میں ایک جرمن اور ایک اطالوی طیارہ گرا لیا گیا۔

چنکنگ ۱۰ ستمبر۔ چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کنہوا کی بیرونی بستیوں میں جنگ ہو رہی ہے۔ اسی طرح لنگی میں بھی۔ کنہوا میں جاپانی بڑی تیزی سے کمک بھیج رہے ہیں۔ اسکے علاوہ کینٹن، ہنکاؤ ریلوے کے ساتھ ساتھ حملے کر کے دشمن کو اور پیچھے دھکیل دیا ہے۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ کل یہاں وزیر ہند نے ہندوستانی نمائندگان جام صاحب آف نوانگر اور سر راماسوامی مدلیار کو مسٹر چرچل سے ملایا۔ ویسٹ منسٹر ایبے میں ڈیوک آف کینٹ کی جو یادگار منائی جا رہی تھی اسمیں بھی یہ دونوں اصحاب شامل ہوئے۔

مدراس ۱۰ ستمبر۔ سر اے۔ وی۔ ریڈی آج اپنے مکان پر فوت ہو گئے۔ عمر ۶۱ سال تھی۔

بمبئی ۱۰ ستمبر۔ کل ایک ہجوم نے سڑکوں پر ٹریفک کو روکنے کی کوشش کی۔ پولیس نے چار بار گولی چلائی۔ چھ مجروح داخل ہسپتال ہوئے ہیں۔ یہ دنگہ چوپاٹی میں ہوا۔ اس علاقہ میں کرفیو آرڈر بڑھا دیا گیا ہے۔ شام تک ایک سو گرفتاریاں کی گئیں۔ تمام دن صوبہ کے اضلاع میں امن و امان رہا۔ ضلع خاندیش کے ایک گاؤں پر ۵ ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔ سرکاری ملازم، مسلمان اور وہ لوگ جنہوں نے فتنہ کو دبانے میں مدد دی۔ اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔ کراچی میں ۲½ سو مظاہرین پکڑے جا چکے ہیں۔ لکھنؤ شہر میں حالت ٹھیک ہے مگر دیہاتی علاقوں میں اکا دکا وارداتیں ہوئیں۔

دہلی ۹ ستمبر۔ سر جوگندر سنگھ صاحب اگزیکٹو کونسلر کے مکان پر ہندو مسلم سکھ لیڈروں کی جو کانفرنس ہوئی۔ اسکے متعلق ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے ایک بیان میں کہا کہ بات چیت نازک مرحلہ میں ہے سیاسی مبصرین اس سے زیادہ امیدیں وابستہ کرنے میں بہت محتاط ہیں مسٹر چرچل ہندوستان کے متعلق جو بیان دینے والے ہیں اسکا بیتابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔

کراچی ۹ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پیر پگاڑو کا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر مسمار کر دیا گیا ہے اسکی دیواریں ساٹھ ساٹھ فٹ اونچی اور بارہ بارہ فٹ چوڑی تھیں مسجد۔ درگاہ اور دوسری مذہبی عمارات محفوظ رکھی گئی ہیں۔

کراچی ۹ ستمبر۔ سرکاری طور پر شائع کیا گیا ہے کہ امریکن فوجی ڈرائیوروں نے گذشتہ دنوں جو حادثات کئے ہیں۔ ان کی تحقیقات کے لئے ایک خاص افسر مقرر کر دیا گیا ہے۔ تینوں ملزم جیل میں ہیں اگر ان پر الزام ثابت ہو گیا۔ تو ان کا کورٹ مارشل کیا جائے گا۔

ناگپور ۹ ستمبر۔ آل انڈیا ریاستی مسلم لیگ کی ایک قرارداد مظہر ہے کہ اجین میں کانگرسیوں نے شورش کر کے ۳۷ مسلمان بوہروں کی دوکانیں جلا ڈالیں۔ اور کئی لاکھ کا مال لوٹ لیا۔ مسلم لیگ نے حکومت گوالیار سے مطالبہ کیا ہے کہ اسکی تحقیقات ایک آزاد اور غیر جانبدار کمیشن سے کرائی جائے۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ پارلیمنٹ میں سرکاری بیان کے مطابق آجکل برطانی حکومت کا روزانہ جنگی خرچ ایک کروڑ ۲۲ لاکھ پچاس ہزار پونڈ ہے۔ وزیر طیارہ سازی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ برطانیہ میں مال بردار طیارے سرعت سے تیار ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ جرمنوں نے دعوی کیا ہے کہ بحیرہ اسود کی روسی بندرگاہ نوو روسسک پر انکا قبضہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ سرکاری حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ آج جرمنی کے پاس ایک سال پہلے کی نسبت زیادہ آبدوزیں ہیں۔ کیونکہ اتحادیوں کا جہازی نقصان اب بھی کافی ہو رہا ہے۔ حالانکہ بہت سی محوری آبدوزیں تباہ کی جا چکی ہیں۔

ناگپور ۹ ستمبر۔ پراونشل گورنمنٹ نے سی۔ پی کے چار لوکل بورڈ معطل کر دیئے ہیں۔ کیونکہ خدشہ ہے کہ وہ اپنے افسروں۔ ممبروں اور ملازموں کو امن عامہ کے خلاف کارروائیوں کے سلسلہ میں استعمال کرینگے۔

دہلی ۱۰ ستمبر۔ ہندوستانی ہوائی بیڑے کے ہوائی جہازوں نے برما کی بندرگاہ اکیاب پر حملہ کیا۔ ایک مال بردار جہاز اور اسکی حفاظت کرنے والے جنگی جہاز پر بمباری کی گئی۔ کئی بم نشانے پر لگے۔ گودی پر بھی بم برسائے گئے۔ ان حملوں کے بعد چار بمبار واپس نہیں آسکے۔

ماسکو ۱۰ ستمبر۔ جرمن فوجیں سٹالن گراڈ کے مغرب کی طرف سے جو حملہ کر رہی ہیں۔ اس میں انہیں کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ اور وہ کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں اور روسی فوجوں کو دو اور بستیاں خالی کرنی پڑیں۔ نوو روسسک کے بازاروں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے جو روسی فوجیں اس شہر کی حفاظت کر رہی تھیں۔ جرمنوں نے ان کی صفوں میں دراڑ پیدا کر کے ان کو دو حصوں میں بانٹ دیا ہے اور اب چاہتے ہیں کہ ایک حصہ کا کمک پہنچنے سے قبل صفایا کر دیں۔ دشمن کا دباؤ بہت بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ روسی منہ توڑ جوابی حملے کر رہے ہیں۔ خاص طور پر رومانیہ کی پیدل فوج کو سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ماسکو کے محاذ پر ایک جگہ روسیوں نے دشمن کی صفوں میں دراڑ پیدا کر کے کئی میل پیشقدمی کر لی ہے۔ جو جرمن گردزنی کی طرف بڑھتے ہوئے دریائے ٹیرگ کو پار کر گئے ہیں۔ روسی ان کا صفایا کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۰ ستمبر۔ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے صدر مسٹر ساورکر نے ملک کی مختلف انجمنوں سے اپیل کی ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے سامنے متفقہ مطالبہ پیش کرنے کے کام میں ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کا ہاتھ بٹائیں۔

پٹنہ ۹ ستمبر۔ حکومت بہار نے اعلان کیا ہے کہ ۴ ستمبر کو بھاگلپور جیل میں لمبی سزا والے چھ سو قیدیوں نے جیل سے بھاگنے کی کوشش کی ہنگامہ میں ۲۷ قیدی ہلاک اور ۸۷ مجروح ہوئے۔ قیدیوں نے ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور ایک اور افسر کو زندہ جلا دیا۔ جیل سٹاف کے تین اور ممبر ہلاک ہوئے۔

استنبول ۹ ستمبر۔ آج کل بحیرۂ اسود کے ترکی ساحل پر بری۔ بحری اور فضائی فوجوں کا زبردست اجتماع ہو رہا ہے۔ بحری جہازوں کی نقل و حرکت بھی بڑی سرگرمی سے ہو رہی ہے۔ فوجی ماہرین کے ہیڈ کوارٹر بھی عام طور پر یہاں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی۔ کمزوری دور ہوتی۔ چہرہ پر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپکو نیا آدمی معلوم کریں۔ جوشاندے اور حب تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک پندرہ آنے صرف

ملنے کا پتہ۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔